روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۰ | سوموار۔ ۱۶۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۷۔ احسان ۷۳ ۱۳ ھش ' ۲۷۔ جون ۱۹۹۴ء

حقیقی نور آسمان سے اترتا اور دلوں کو اطمینان بخشتا ہے

حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے۔ کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزارہا دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے۔ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے، تو خدا پر بدظن نہ ہو، بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۳۵)

غیبت، چغل خوری اور دل آزاری سے منع کیا گیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے۔ جب سوسائٹی کو دکھ سے بچانا مقصود ہے تو لازماً غائب کی بات ہو یا حاضر کی دونوں ناجائز ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اتنی تفصیلی تعلیم دی ہے کہ بدیوں کا اثر جہاں جہاں پہنچتا ہے وہاں آنحضور ﷺ کی نظر پہنچی۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اس طرف مبذول فرمائی اور آپؐ نے اس کے مطابق نصیحت فرمائی۔ چنانچہ غیبت کے نتیجہ میں ایک اور برائی پیدا ہوتی ہے وہ دکھ پہنچانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے یعنی چغل خوری، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غیبت تو منع ہے ہی لیکن اگر کوئی کسی کو غیبت کرتے ہوئے سنے اور وہ اس بات کو اس شخص تک پہنچادے جس کے متعلق کہی گئی تھی تو اس چغل خور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کی طرف تیر پھینکے اور تیر ٹھکانے پر نہ لگے اور وہ اس کے قدموں میں جا گرے اور کوئی شخص اس کے قدموں سے تیر اٹھا کر اس کے سینہ میں گھونپ دے کہ میں نے اس کا مقصد پورا کر دیا ہے۔ تو چونکہ دل آزاری منع ہے۔ بنیادی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ دل آزاری منع ہے کسی کو دکھ دینا منع ہے۔ کسی کے گناہوں پر نظر رکھنا منع ہے۔ گناہوں سے حیا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے وہ تعلیم سب جگہ جاری و ساری نظر آتی ہے ہر جگہ وہ اثر پذیر نظر آتی ہے۔ اور جہاں جہاں اس کا فقدان ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں بدیاں پھوٹتی ہیں۔ اور بدیوں میں بھی اسی طرح شاخ در شاخ برائیاں آگے پھوٹتی چلی جاتی ہیں۔ یہ اتنی اہم چیز ہے کہ اکثر دنیا کے فساد خصوصاً خاندانی فساد اسی کے نتیجہ میں پیدا ہو رہے ہیں اتنا دکھ پہنچایا ہے ہمارے معاشرے کو اس گندی عادت نے اور یہ گندی عادت انسانی مزاج میں ایسی گہری داخل ہو چکی ہے کہ صرف ہندوستان اور پاکستان کا سوال نہیں تمام دنیا میں یہ گندی عادت موجود ہے۔ اور ہر جگہ معاشرہ کو اس نے تباہ کر رکھا ہے۔ بیرونی دنیا جو مصروف ہو چکی ہے۔ جو اقتصادی لحاظ سے آگے بڑھ گئی ہے جن کے پاس وقت نہیں رہا ان کو بھی جب وقت ملتا ہے تو وہ چغلی ضرور کرتے ہیں۔ غیبت ضرور کرتے ہیں۔ اور خصوصاً عورتوں میں یہ مرض بہت ہی زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ایک عالمی بیماری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عالمی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات عفو کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ اس سے غفلت کی گئی ہے اس سے اجنبیت برتی جا رہی ہے۔ اور جب صفت عفو سے نفرت کی جائے گی اس کو دھتکارا جائے گا تو جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا اللہ تعالیٰ کا عفو اسی حد تک بندوں سے کم ہو جائے گا۔ کیونکہ جو لوگ عفو نہیں کرتے وہ عفو کے سلوک کے حقدار نہیں رہتے جو لوگ ستاری نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کے حقدار نہیں رہتے۔ ساری دنیا میں ان دو گندی صفات نے دو طرح سے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اور آفت ڈھائی ہوئی ہے۔ ایک تو یہ بیماریاں براہ راست معاشرہ کو قسم قسم کے دکھوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے۔ اس کے عفو اور ستاری سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی غلطیوں کے نتیجہ میں جو خدا رحمت کا سلوک فرماتا ہے اور اس کی تقدیر خاص اس کو مصائب سے بچاتی ہے وہ تقدیر خاص عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے اس لئے جماعت کو ان اہم باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۸۴ء)

درخواست دعا

○ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے پارکنسنز ڈیزیز میں مبتلا ہیں۔ چند روز قبل شدید بخار ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ بخار سے تو افاقہ ہے لیکن دیگر کئی عوارض کے ساتھ نقاہت بڑھ گئی ہے۔ اکثر نیم بے ہوشی کی حالت رہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

احباب کرام و بزرگان کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم نور احمد صاحب مانگٹ اونچے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جلد شفا عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۶-۹ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "سارہ ثمرین" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب ممبر آف بھکہ شریف کی پوتی اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف جرمنی کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷- احسان ۱۳۷۳ ہش ۲۷- جون ۱۹۹۴ء

ہومیوپیتھی کی طرف توجہ

عرصہ ہوا حکماء حضرات کی درجہ بندی ہو رہی تھی اور رجسٹریشن بھی۔ اس سلسلہ میں ایک وفد ربوہ تشریف لایا تو وقف جدید میں انہیں عصرانہ دیا گیا۔ اس عصرانہ کا انتظام اس وقت کے ناظم وقف جدید (جو اب امام جماعت احمدیہ ہیں) نے کیا تھا۔ راقم السطور بھی مدعو تھا۔ اس موقع پر ناظم صاحب۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب۔ اب امام جماعت احمدیہ۔ نے جو استقبالیہ پیش کیا اس میں ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب روحانی علاج کا سامان کرتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ جسمانی علاج کے سامان بھی فراہم کر دیتا ہے۔ اس زمانے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ہتھیار دعا ہے۔ اور حضرت صاحب نے دعا پر بہت زور دیا ہے۔ دعا انسان کو خدا کے قریب بھی لے جاتی ہے اور اس کی حاجات کا مداوا بھی کرتی ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے پکارو میں جواب دوں گا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود دعا نظر نہ آنے والی بات ہے۔ صرف اور صرف دعا کا نتیجہ سامنے آنے پر پتہ چلتا ہے دعا کا تیر نشانہ پر لگا ہے۔ ورنہ دعا کسی اور طرح نظر نہیں آتی۔ اس کے مقابلہ میں۔ یا یوں کہئے کہ اس کے ساتھ ساتھ۔ اللہ تعالیٰ نے ہومیوپیتھی کا علم عطا فرما دیا ہے۔ ہومیوپیتھی میں بعض اوقات دوا کی طاقت (پوٹینسی) کئی کئی ہزار تک ہوتی ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جب دوا بائیس کی طاقت پر پہنچتی ہے تو گویا اصل دوا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ پھر بھی رکس کرتے چلے جاتے ہیں اور اس طاقت کو ہزاروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ جو دوا بائیس (۲۲) کی پوٹینسی تک ہی "ختم" ہو چکی تھی وہ ہزار کی پوٹینسی میں کہاں ہو گی لیکن اس کی کیفیت بالکل وہی ہو جاتی ہے جو دعا کی ہوتی ہے۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ نے روحانی علاج بتایا۔ دعا۔ اور دوسری طرف جسمانی علاج۔ ہومیوپیتھی۔

ہومیوپیتھی کے متعلق سنا تو پہلے بھی بہت کچھ تھا لیکن جو اس نکتہ کا لطف آیا وہ بیان سے باہر ہے۔

اس سے قبل راقم السطور کو محترم ڈاکٹر مسعود قریشی ایم ڈی۔ لاہور۔ کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا تھا۔ وہاں ہانی من کے سوانح حیات اور تشخیص الامراض جیسے پمفلٹ تیار کرنے کا موقع ملا اور ان کے رسالہ ہومیوپیتھک میگزین میں ہسپتالوں میں ہومیوپیتھی بیڈز پر اداریہ لکھنے کا بھی۔ ہندوستان میں ہومیوپیتھی بیڈز کے سلسلہ میں یہ پہلی آواز تھی جو راقم السطور نے ہومیوپیتھک میگزین میں ڈاکٹر مسعود قریشی صاحب کے ارشاد پر اٹھائی۔

حضرت امام جماعت ہومیوپیتھی کی طرف خاص توجہ دلا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی طرف بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔ علاج بھی ہے اور ثواب بھی۔

جا رہے ہیں لوگ لندن کی طرف
ان کے دل موتی ہیں یہ خود ہیں صدف
موتیوں کی تاب بڑھتی ہی رہے
چاند سورج ان کے بن جائیں ہدف

ابوالاقبال

حُسنِ سیرت

حُسنِ صورت ہے جلالِ دلبری
حُسنِ سیرت ہے جمالِ دلبری

حُسنِ صورت غازۂ روئے چمن
حُسنِ سیرت کیا ہے خوشبوئے عدن

حُسنِ صورت ہے نظر کا سبز باغ
حُسنِ سیرت جنتِ قلب و دماغ

حُسنِ صورت زر خرید اہلِ زر
قفلِ آسان کلیدِ اہلِ زر

حُسنِ صورت جاذبِ خاشاک و خس
انجمن آرائے اربابِ ہوس

حُسنِ سیرت چشمۂ آبِ بقا
چشمِ اسکندر سے جو پنہاں رہا

حُسنِ سیرت انبساطِ اہلِ دل
خالقِ روحِ نشاطِ اہلِ دل

تجھ میں ہے اے خوش جمال و خوش خصال
حُسنِ صورت حُسنِ سیرت کا وصال

لعل و گوہر سے تہی داماں ہوں میں
صرف دل ہے اور ترا خواہاں ہوں میں

روشن دین تنویر

انسان کو چاہئے کہ دعا کے متعلق جو شرائط ہیں انہیں ملحوظ رکھے دعا پر اتنا زور دے جتنا مناسب ہو۔ گھبراہٹ نہ ہو۔ تا شرک نہ پایا جائے ادب کا خیال ہو۔ کوئی دعا الٰہی سنت کے خلاف نہ ہو۔ اخلاص جوش اور تڑپ ہو۔ پھر دعا کی قبولیت کے سامان مہیا کئے جائیں۔ مثلاً صدقہ خیرات اور عبادت پر زور ہو۔ ان سامانوں اور شرائط کے بعد اگر دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے لیکن خدا جسے چاہے رد بھی کر دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

دادِ سخن شناس

ذیل میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع کے بعض خطوط کے اقتباسات درج کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ یہ خطوط "پیارے برادرم سیفی صاحب" کو حضرت صاحب نے تحریر فرمائے تھے۔

۵۔جنوری ۱۹۸۲ء کو تحریر فرمایا:۔

تحریک جدید کے دسمبر کے شمارے میں صفحہ ۴۲ اور صفحہ ۴۳ پر آمنے سامنے آپ کے "لمحات گریزاں" دیکھے اور ناہید صاحب کی "حدیثِ غم" سنی۔ دونوں نظمیں دل سے جگر تک اتر گئیں۔ ماشاء اللہ چشم بددور

ان کے پڑھنے سے پہلے طبیعت بڑی بے کیف تھی۔ جوں جوں پڑھتا گیا جگر کا یہ شعر حقیقت کے سانچے میں ڈھلتا گیا کہ۔

کیفیتوں کو ہوش سا آتا چلا گیا
بے کیفیوں کو نیند سی آتی چلی گئی

(اللہ تعالیٰ آپ کو جزا عطا فرمائے) اللھم زد فزد

○ ۱۶۔فروری ۱۹۸۵ء کو فرمایا:۔

آپ کا خط مورخہ یکم فروری ۱۹۸۵ء مع نظمیں موصول ہوا۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے) اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق دے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ ماشاءاللہ نظمیں بہت اعلیٰ پایہ اور معیار کی ہیں۔ ایک ایک شعر نہ صرف درد میں ڈوبا ہوا بلکہ فصاحت و بلاغت کا بھی مرقع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

○ ۵۔جنوری ۱۹۸۵ء کو فرمایا:۔

آپ کا تازہ کلام پڑھ کر بہت لطف آیا ہے۔ (سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے) ماشاء اللہ بہت عمدہ کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے۔ موجودہ حالات کو شعروں میں ڈھالتے رہیں۔ اللہ نے چاہاتو یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کلام اور قلم میں قوت اور جلا بخشے اور موثر رنگ میں نقشہ پیش کرنے کی توفیق پائے۔

○ ۱۶۔ ستمبر ۱۹۸۶ء کو تحریر فرمایا:۔

آپ کی نظم اچھی ہے۔ عارفانہ کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزا دے۔ اور اپنی محبت کے عطر سے ممسوح کرے۔

○ ۹۔جولائی ۱۹۸۷ء کو فرمایا:۔

آپ کا تازہ کلام کتابی صورت میں موصول ہوا۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے) بچوں اور نوجوانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور دلچسپی سے پڑھا جائے اور مقبول ہو۔

○ ۷۔نومبر ۱۹۸۸ء کو تحریر فرمایا:۔

آپ کا کلام "صدائے غیب" موصول ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے۔ ماشاءاللہ بہت عمدہ کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر رنگ میں لکھنے کی توفیق دے اور اسے شہرت عطا کرے۔

○ ۲۶۔جنوری ۱۹۸۹ء کو تحریر فرمایا:۔

۱۴۔ جنوری کے شمارہ میں آپ کی نظم بعنوان "صحن گلستان" پڑھی۔ بہت اچھی نظم ہے اور بھی بڑی اچھی اچھی نظمیں شائع ہو رہی ہیں جیسے ہر نظم کے بعض شعروں کو دوسروں پر فضیلت ہوتی ہے اسی طرح ہر شاعر کی نظموں میں بھی مراتب کا فرق ہوتا ہے۔ "صحن گلستان" کا یہ شعر بہت ہی بے ساختہ اور ممتاز ہے۔

یہ آرزو ہے جیو تم بہت بہت سے سال
تمہیں پتہ تو چلے ہے تمہاری کیا اوقات

اور یہ جو مصرع ہے۔

کسی کے دن کی سیاہی بھی ہوگی جیسے رات

میں اگر دن کی سیاہی کی بجائے دن کی ضیاء آجاتی تو بہتر تھا۔ اور مصرع یوں بنتا تو اچھا تھا۔

کسی کے دن کی ضیاء جیسے گھپ اندھیری رات

○ ۱۳۔مارچ ۱۹۸۹ء کو فرمایا:۔

الفضل کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ماشاءاللہ آپ کی ادارت میں الفضل دن بدن خدا کے فضل سے زیادہ مضبوط اور موثر ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ ایک اعلیٰ پایہ کے روزنامے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے) خدا تعالیٰ نے آپ کو صحافت کی استعدادیں عطا فرمائی ہیں جن کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دور میں جوہر دکھانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ پہلے بھی آپ ہمیشہ صحافت سے ایک طبعی رجحان رکھتے رہے ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ ٹروتھ اور دیگر رسائل میں آپ نے کافی کام کیا ہے۔ مگر ساری دنیا میں احمدی احباب کے سامنے اس حیثیت سے آپ پہلی دفعہ ابھر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ الفضل کا یہ سلسلہ اب جاری رہے اور اللہ اسے ہر حاسد کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے محفوظ رکھے۔ تو آپ کو مستقلاً الفضل میں ہی رہنے دیا جائے۔ الفضل کا جو سٹاف ہے وہ ادارتی ہو یا دوسرا دفتری امور سے متعلق ان کے ساتھ آپ کے جو مشفقانہ اور دوستانہ تعلقات ہیں اس نے بھی الفضل کی بھلائی کے لئے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اللہ آپ کو جزا دے......... میں بڑی باریکی سے الفضل کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جو باتیں بھی قابل توجہ میرے ذہن میں آتی رہیں گی وہ آپ کو لکھتا رہوں گا۔ اگر کوئی تنقید بھی ہو تو رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ میں آپ کی خوبیوں اور حسن کارکردگی سے غافل نہیں ہوں بلکہ ممنون اور شکر گزار ہوں۔

○ ۲۶۔اپریل ۱۹۸۹ء کو تحریر فرمایا:۔

آپ کا خط جو میری بلند توقعات کا ہم قامت تھا۔ میری دعوتِ عزم و ہمت پر لبیک کہتا ہوا آیا۔ میرا دل طمانیت اور سکینت سے بھر گیا۔ ایک ایک لفظ مضبوط اور توانا اور غیر متزلزل تھا۔ ایک ایک حرف ثبات کا انمٹ نشان اپنے مھبط پر جما بیٹھا تھا۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

جریدۂ عالم کے وسیع تر معانی اپنی جگہ پر لیکن ایک مخصوص زاویہ نظر سے دیکھیں تو آج جریدہ عالم الفضل ہی تو ہے۔ جو آپ کے عشق کو نئی زندگی بخش رہا ہے۔ اور آپ کے عشق کی زندگی اس کے حرفوں میں دھڑک رہی ہے۔ کارکنانِ الفضل جس بلند ہمتی کے ساتھ سینہ تانے بے خوف اور بے دھڑک دشمن کے ہر ظالمانہ حملے کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر احمدی کو اس کا شدت احساس ہے اور ہر احمدی کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

اللہ آپ کی ہمت اور عزم کا سر ہمیشہ بلند رکھے۔ یہ پرچہ نہیں بلکہ پرچم ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ نہ یہ سرنگوں ہونا جانتا ہے نہ یہ پرچم۔ خدا اس ہاتھ کو بھی مضبوط اور توانا اور محفوظ رکھے۔ اس قلم کو بھی جو صبح و مساہر میدانِ کارزار میں احمدیت کی صداقت کے پھریرے اڑا رہا ہے۔ اپنے دل کی محبت کا نشان ایک قلم بھجوا رہا ہوں۔

○ ۲۔جون ۱۹۸۹ء کو تحریر فرمایا:۔

۲۲۔اپریل کے الفضل میں آپ کی نظم

"تمام لوگ میرے ہیں
میں ہوں سبھی کے لئے"

پڑھی ہے۔ بہت اعلیٰ پائے کی نظم ہے۔ آپ کی اکثر نظمیں ادبی اور شعری خوبیوں سے مزین ہوتی ہیں۔ لیکن یہ نظم ایک نئی طرز میں حقیقتوں کی ترجمان ہے۔ ہر شعر قابلِ داد اور قابلِ غور ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر رنگ میں جذبات کے اظہار کی توفیق دے اور سلطان القلم کی دعاؤں کے وارث ہوں۔

○ ۶۔جون ۱۹۸۹ء کو تحریر فرمایا:۔

اس دور کے احمدی شعرا کا کلام فصاحت و بلاغت کی نئی بلندیاں چھو رہا ہے۔ اور رفعتوں کی ایسی لطیف فضاء میں سانس لے رہا ہے جو سفلی کثافتوں سے پاک ہے۔ سچائی نے اس کلام کو بلندی اور عظمت عطاء کی ہے اور غم نے نمی بخشی ہے۔ مجھے یاد ہے' نوجوانی میں جب کوہ پیمائی کا شوق پورا کرنے کے مواقع میسر آجایا کرتے تھے تو ہمالہ کی بعض بلند چوٹیوں پر بیٹھ کر سانس لینے کا ایک الگ مزا ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک ایسی کیفیت تھی جو یادوں کی لوح پر ایک نقش دوام بن گئی ہے۔

ان دنوں جب میں اپنے نام خطوں میں بھیجے ہوئے احمدی شعراء کے کلام کا مطالعہ کرتا ہوں یا الفضل میں شائع ہونے والے کلام کے مطالعہ سے ایک پُردردسی لذت پاتا ہوں تو ہمالہ کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے اس پاکیزہ لطیف اور نمناک فضاء میں لئے ہوئے سانسوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ کیفیت واقعۃً لوٹ آتی ہے اور وہ لمحے زندہ ہو جاتے ہیں۔

کبھی یہ کلام گہرے پانیوں کی طرح دکھائی دیتا ہے اور برعکس مناظر پیدا کرتا ہے اور ہمالہ کی چوٹیاں ان میں ڈوبی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ سخت دل چاہتا ہے کہ سب احمدی میری نظر سے ہی اس حسن کا نظارہ کریں اور میری طرح ہی سچائی کے اس بے کنار سمندر میں ڈوب کر لکھنے والوں کے دلوں کے پاتال تک اتر جائیں۔ اور اس تنہائی کو انجمن بنا دیں۔ ہمیشہ جس کی کوکھ سے لافانی کلام پیدا ہوا کرتا ہے۔

یہ باتیں سوچتا تو ہوں مگر انہیں تحریر میں لانے کا دماغ آج آپ کے ۸۹-۵-۸ کے خط نے دیا ہے۔ یوں تو خط کی نثر بھی شعریت کی ایک سطح مرتفع ہے لیکن اس سطح مرتفع پر جو آپ نے ایک نظم کا ہمالہ سجا کر بھیجا ہے اس کی شعریت سِوا ہے اور اس کی چوٹی پر بیٹھ کر سانس لینے اور دور تک پھیلے ہوئے افق کا نظارہ کرنے کا مزا الگ ہے۔

دیارِ غیر تو بے شک کوئی نہیں لیکن
ہماری آنکھ سے اوجھل وطن سے دور ہیں آپ
مسرتوں سے ملی ہیں ہمارے غم کی حدیں
میان تیرگیٔ غرب وجہِ نور ہیں آپ

ایک احمدی شاعر کے سوا کون اس حقیقت کو پا سکتا ہے کہ وطن سے دور ہوتے ہوئے بھی دیار غیر کوئی نہیں۔ دیدۂ بینا تو دوسروں کو بھی عطاء ہوا ہے مگر وہ مناظر سامنے نہیں جو ایک احمدی شاعر کی دور رس نظر کے سامنے ہیں۔ بلاشبہ ایک افق تا افق پھیلی ہوئی عالمی جماعت کے سربراہ کے لئے غریب الوطنی تو ہے مگر دیارِ غیر کوئی نہیں۔ مضمون یہی ہے مگر اس کی ذرا سی ترتیب بدل کر آپ نے غمِ محرومی کو ایسے لطیف انداز میں بیان کیا کہ اس پر مایوسی کا سایہ نہیں پڑنے دیا۔ اور ایک بے وطن کی محرومی کو اہل وطن کی محرومی میں تبدیل کر دیا۔ اور سب دنیا کو اس کا وطن بنا دیا۔ اس شعر کی عظمت اور اس کے حسن کا نور اس کی سچائی میں ہے۔ اور یہ کہنے میں ذرا سا مبالغہ بھی نہیں کہ ایک ایسی عالمی جماعت کے سربراہ کے لئے جو محبت کے لافانی اور اٹوٹ رشتوں میں منسلک ہو دیارِ غیر کوئی نہیں۔

پھر غم اور مسرت کے اس عجیب امتزاج کو

اگلے شعر نے اس افق پر جہاں غم اور مسرت کی حدیں ملتی ہیں ایک ایسے عجیب منظر کے طور پر دکھایا کہ ڈوبتی ہوئی دنیا کے تاریک افق سے امید کا ایک سورج ابھر رہا ہے۔

آپ کے کلام میں یہ نظم مجھے سطح مرتفع پر نصب شدہ ایک بلند چوٹی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔

جب یہ الفضل میں شائع ہوگی تو کوئی اسے دور سے دیکھ کر محظوظ ہوگا کوئی قریب سے۔ اور کوئی اس منظر کو سر کرکے اس کی بلندی سے اور مناظر دیکھے گا۔ غالباً ایسے ہی تجارب سے گزرتے ہوئے عرش سے پرے مکان بنانے کا تصور غالب کے دل میں پیدا ہوا۔

اچھا اب دوسرے کام بہت پڑے ہیں کافی آرام کر لیا تمام احباب اور رفقاء کو اور دینی صحافت کی مسافت طے کرتے ہوئے مقدمات کی بوجھل گٹھڑیاں اٹھائے ہوئے ہم سفر عزیزوں کو اور اپنی زندگی کی ہم سفر کو بھی جن کا پرخلوص خط ان کی زندگی کی طرح آپ کے خط کے ساتھ منسلک تھا۔ محبت بھرا اسلام اور دعائیں۔ آپ سب کی طرف سے اللہ میری آنکھیں ٹھنڈی کرے اور ٹھنڈی رکھے اور دل کو وہ کچھ عطاء کرے جو دل کس تمنا سے مانگتا ہے۔

○ ۳۰- جون ۱۹۸۹ء کو فرمایا:-

۹- اپریل کی الفضل میں آپ کا قطعہ بہت اعلیٰ ہے بڑا پسند آیا۔ ماشاء اللہ

○ ۳- جولائی ۱۹۸۹ء کو فرمایا:-

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی ایک پرانی نظم جو الفضل میں دو قسطوں میں شائع ہوئی ہے اس کا مطالعہ بہت پرکیف ثابت ہوا۔ مکرم حافظ صاحب کی نظموں میں یہ نظم خاص طور پر مجھے بہت پسند تھی۔ لیکن بھول چکا تھا۔ اب الفضل نے یاد کرادی۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے)۔ الفضل کے اسی ۹- اپریل والے شمارے میں آپ کا جو قطعہ شائع ہوا ہے وہ بھی مجھے بہت پسند آیا ہے۔ اگرچہ آپ اساتذہ کے گروہ میں شامل ہو چکے ہیں اور اس پہلو سے اصلاح دینا زیب نہیں دیتا لیکن بعض دفعہ ایک بہت ہی اونچی سطح کے کلام میں کوئی مصرعہ اگر گرتا ہوا دکھائی دے تو اصلاح تجویز کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس سے اتفاق کریں مگر آپ تک بات پہنچانا فرض ہے۔ اس قطعہ میں جو ویسے بہت اچھا قطعہ ہے ایک مصرع ہے

میں گروں تو گر کے اٹھوں جو اٹھوں تو پھر گروں میں

"پھر گروں" میں یوں لگتا ہے جیسے ارادہ شامل ہے حالانکہ لفظ گرتے پڑتے میں ارادے کا دخل نہیں ہے۔ بلکہ مجبوری ظاہر ہوتی ہے۔ اگر پہلے گرنے میں بھی ارادہ ہو جائے تو سنگِ در پر گرنے میں جو اصل مقصد ہے وہ پہلے ہی ٹھوکروں کا شکار ہو جائے گا۔ اس لئے اس مصرع کو اگر یوں کر دیا جائے کہ۔

اگر اٹھ کے پھر گروں تو ہمیشہ گر کے اٹھوں

تو اس میں منزل تک پہنچنے کا ارادہ نمایاں ہو کر ابھرتا ہے۔ اس طرح شعر یوں ہو جائے گا۔

اگر اٹھ کے پھر گروں میں تو ہمیشہ گر کے اٹھوں
یونہی گرتے اٹھتے جا کر گروں تیرے سنگِ در پر

○ ۳۰- نومبر ۱۹۸۹ء کو تحریر فرمایا:-

الفضل کے ۲۰ نومبر کے شمارہ میں آپ کی نظم پڑھی۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ نظم ہے اور جذبات کا اظہار بہترین رنگ میں کیا ہے اللھم زد فزد۔ اللہ آپ کی قلبی و ذہنی صلاحیتوں کو بے انتہا جلا بخشے اور اپنے خاص فضلوں سے ہمیشہ آپ کو نوازتا رہے۔ اللہ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے اور بیش از پیش مقبول خدمتوں کی توفیق سے نوازتا رہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

○ ۵- نومبر ۱۹۹۰ء کو تحریر فرمایا:-

قارئین الفضل کی اس کثیر تعداد میں میں بھی شامل ہوں جنہیں آپ کا کلام پسند ہے اور وہ جو آپ ہر روز اک "داغِ نہاں" اور دکھاتے ہیں اس کی انتظار میں رہتے ہیں۔ آپ کا کلام پڑھ کر نصف سے زیادہ ملاقات ہو جاتی ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ آپ اونچی آواز میں اپنے آپ ہی سے باتیں کرتے رہتے ہیں اور اوروں کو سنا کر کن انکھیوں سے دیکھتے بھی جاتے ہیں کہ دوسروں کے تاثرات کیا ہیں جب بات کا تیر نشانے پر لگتا ہے تو کچھ مسکراتے بھی ہیں۔ فخریہ قہقہہ مارنے کی آپ کو عادت نہیں کوئی یہ ہلکی سی مسکراہٹ ہی دیکھ لے تو جل بھن جائے۔

کبھی اداسی غالب ہوتی ہے تو کبھی تفکرات۔ گہری سوچوں میں ڈوبے ہوئے دنیا و مافیہا سے بے نیاز زیرلب اہم انسانی مسائل سلجھانے میں محو ہوتے ہیں اور ایک کے سوا کسی کی پرواہ نہیں ہوتی کہ کوئی سنتا اور دیکھتا ہے کہ نہیں۔

مجھے تو لگتا ہے آپ اوروں کی بجائے خود اپنے آپ سے باتیں کرنے کے زیادہ عادی ہیں۔ اور "انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو" لیکن انجمن میسر آجائے تو انجمن کا حق اس طرح ادا کرتے ہیں کہ۔

زاہد نے کچھ اس انداز سے پی ساقی کی نگاہیں پڑنے لگیں
مے کش یہی اب تک سمجھے تھے شائستہ دور جام نہیں۔

شان بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ گو دور کے راہی ہیں لیکن کاندھوں پر کوئی سامان نہیں۔

لیکن انداز بیان ایسا کہ کوئی نہ پا سکے کہ یہ بے نیازی ہے کہ انکساری کہ بے مائگی کا اعتراف۔

ناخدا کے احسان نہ اٹھانے کا مضمون تو بہت ملتا ہے فیض کو بھی مائل بہ کرم آنے والوں کے احسان اٹھانے کا دماغ نہیں تھا لیکن کوئی متبادل راہ آپ کے سوا کم ہی کسی نے تجویز کی ہوگی۔ آپ اپنی ہی دیواروں کے سائے میں ستا لیتے ہیں۔ ساری نظم گراں قدر مگر اس غریبانہ مصرعے کا تو کوئی مول ہی نہیں بارہا گرمیوں کی شدت میں دوپہر کے وقت مزدوروں کو دیواروں کے سائے تلے ستاتے دیکھا ہے۔ وہ دیواریں گو ان گھروں کی ہوتی تھیں جو وہ دوسروں کے لئے تعمیر کرتے تھے۔ لیکن اس وقت تو وہی ان کے مالک ہوتے تھے۔ خالق اور خلق کا ایک تازہ رشتہ ان کے درمیان اپنائیت کا ایک تعلق پیدا کرتا تھا۔ جیسے مصنف اور اس تحریر کا تعلق جس کی سیاہی ابھی سوکھی نہ ہو۔ یا مصور اور اس تصویر کا رشتہ جس کا برش ابھی ہاتھ سے رکھا نہ ہو۔ اور نقوش کے رنگ ابھی گیلے ہوں۔

آپ کا یہ چھوٹا سا جادو کا مصرعہ ان سب یادوں کو سمیٹے ہوئے ان کیفیات کا جادو جگانے لگا جو ان یادوں سے وابستہ تھیں۔ ان گنت لوگوں کے لئے اس سے ملتے جلتے یا مختلف ان گنت نظارے اسی ایک مصرعے کے کوزے میں بند ہوں گے۔ اس کا مجاز بھی اتنا ہی شاعرانہ اور دلگداز ہے جتنا اس میں مضمر حقیقت اور اس کے بدلتے ہوئے روپ۔ میں تو اتنی دیر اس مصرعے کے مضامین میں کھویا رہا جیسے کسی تھکے ہوئے مزدور کو دیوار کے سائے تلے نیند آگئی ہو۔ اور کوئی آواز یا ٹھوکر اسے جگائے کہ کام کا حرج ہو رہا ہے۔ آپ کی اور چوہدری محمد علی صاحب کی کئی غزلیں اور نظمیں میں نے الگ لکھوا رکھی ہیں بعض شعر تو ہاتھ پکڑ کر پاس بٹھا لیتے ہیں۔ اندیشہ منزل متاع آرام کی راہزنی کرتا ہے۔ ورنہ مجھے تو دوستوں کی دیواروں کے سائے تلے دو گھڑی ستانے میں کوئی عار نہیں۔

اردو شاعری میں سایوں کی تلاش کے سفر پر نکلیں تو ہزار ہا "شجر سایہ دار راہ میں ہے" لیکن چوہدری محمد علی صاحب کے سوا کوئی مسافر ایسا نہیں دیکھا جو خود سایہ بن کر فرش خاک پر بچھ گیا ہو۔ اور سرکتا ہوا دیوار تک پہنچے۔

وہ سورج ہے نکلا ہے مغرب میں جا کر
میں سایہ ہوں دیوار تک آ گیا ہوں

اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی کسی نے دیوار تک آنے والا ایسا سایہ نہ دیکھا ہوگا۔ دیکھا ہو تو دکھائے۔

لیکن اس دور کے احمدی شعرا کو احمدیت کے اعجاز کے طور پر دیکھتا ہوں۔ تو مجھے اور بھی اچھے لگتے ہیں۔ ان کے کلام کے سائے مجھے اگلی صدی کی دیواروں تک ممتد ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کو کون بھلا سکے گا۔

صدائے بازگشت بعض دفعہ دوسرے لفظوں میں بھی ڈھل جاتی ہے آپ کی ایک پرکیف اور پر درد غزل کی صدائے بازگشت میرے دل سے جن لفظوں میں ڈھل کر لوٹی وہ یہ تھے۔

سنا ہے جب سے کہ تو ہے رہین رنج فراق
کئی دنوں سے تیرا حال بے وصال سا ہے
فضا ہے درد سے بوجھل بھرا بھرا ہے دل
مگر چھلکتا نہیں ہے عجب وبال سا ہے

خدا حافظ

نوٹ۔ حال کو بے وصال کہنا بھی بے مثال سا ہے۔

میرا یہ چند سطور اپنے ہاتھ سے لکھنا آپ پر کوئی احسان نہیں۔ یہ میں آپ کا دل نہیں لگا رہا بلکہ آپ سے اپنا دل لگا رہا ہوں دیوار آپ ہی کی ہے میں نے تو ستانے کے لئے تھوڑا سا وقت چرایا ہے۔

خدا حافظ

○ ۶- مئی ۱۹۹۱ء کو فرمایا:-

آپ کا خط ملا۔ قرۃ العین والی نظم کے متعلق وضاحت ہوئی بہت خوشی ہوئی کہ یہ نظم آپ ہی کی تھی۔ اس کی طرز عام طرزوں سے الگ ہے۔ اللھم زد و بارک۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قلبی و ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

○ ۷- اگست ۱۹۹۱ء کو فرمایا:-

۴- جولائی کے الفضل میں آپ کی نظم "یادوں کا کوئی موسم تو نہیں"..... پڑھی بہت گہری دل پر اثر کرنے والی نظم ہے (-) چشم بد دور۔ اللہ آپ کو اس قادر الکلامی میں اور بڑھائے۔

○ ۱۱- مئی ۱۹۹۲ء کو تحریر فرمایا:-

الفضل میں آپ کا کلام بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور ہمیشہ بہت سی سوچنے کی باتیں

الگ سی تھی۔ بہت اچھی نظم تھی۔ ماشاء اللہ چشم بد دور

اور تسکین ذوق کے سامان ملتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض نظمیں بعض سے بہت بہتر ہوتی ہیں۔ مثلاً ۲۸- اپریل ۱۹۹۲ء کے الفضل میں جو کلام شائع ہوا ہے بہت اعلیٰ پائے کا ہے۔ بہت سے شعر اپنے اپنے رنگ میں دل پر اثر انداز ہوئے لیکن سب سے زیادہ جس شعر نے مزا دیا وہ یہ تھا۔

کانوں میں کھنکتی ہے ہر اک دور کی آواز
جو نزدِ رگِ جاں ہے سنائی نہیں دیتا

بہت پیار اور اعلیٰ کلام ہے۔ میں نے اس سے پہلے اس مضمون کو اس عمدگی سے کسی کو ادا کرتے نہیں دیکھا۔ اللھم زد و بارک

○ ۱۰- نومبر ۱۹۹۲ء کو فرمایا:-

۲۵- مئی ۱۹۹۲ء کی الفضل میں آپ کا منظوم کلام پڑھا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ کلام ہے اور دل پر گہرا اثر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے کمالات کو اور قلبی و ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشے اور حقائق الاشیاء کا عرفان عطا فرمائے۔ اللہ آپ کو خوشیوں سے

باقی صفحہ ۶ پر

کسی بھی قیمت پر دولت ہتھیانے کی چوہا دوڑ

Rat race of grabbing wealth at any cost

PLEASE refer to Mr Kunwar Idris's article, "The other side of the coin" (May 21) and Prof Muhammad Sheikh's comments (May 28) on it in your esteemed paper. Both of them have confined themselves to Karachi. Karachi is no longer alone in lawlessness. There may be differences in degrees of intensity at various places but, unfortunately, the whole of Pakistan has become a kind of a jungle, where might is right and where all kinds of values are fast losing ground; some would say have already become a thing of the past.

I agree with Prof Sheikh's point of view that mere streamlining of or replacing the present administrative and police set up by a more modern and sophisticated set up will not curb the present lawlessness. Economic problems and challenges will have to be faced boldly and honestly. We will have to find honest and just solutions to the prevailing obscenity of abject poverty and unemployment. Administrative tinkering can only suppress the symptoms, not cure the disease.

But let us be realistic and honest. Economy, though a major fountainhead of our present ills, is in its own turn only one side of the coin. We have not only retreated and lost on the economic front, we have surrendered to evil on the moral front in a more shameful manner. It is not only the poor and the unemployed who are guilty of such lawlessness. The opulent and the rich, bursting at the seams with their money and their progeny, have a far blacker record.

I am a young man.

What do I find happening around me. Who are the people and personalities I am supposed to look upto and follow and initiate?

Should I follow our national leaders — leaders known for cooperative scams, for loot and plunder of finance companies, who pay no taxes but go on setting up one factory after another, the land grabbers and plot seekers, our "heroes" of the Mehran Bank of hundred and one banking scandals, Messrs Ten per cents and Twenty per cents?

Should I follow the Kalashnikov totting and abuse-belching Maulanas whose tongues are sharper than the knives and who openly and blatantly incite people on loudspeakers to murder and kill their fellow citizens belonging to a different denomination, and whos sermons change with the changing winds?

Should I follow the big and small bureaucrats of my country who have the magic wand which changes a few thousand rupees of their monthly pay into a plethora of plots, palatial residences, shares in industrial and financial companies and expensive cars of latest models?

Should I follow the footsteps of medical professors — who have all the time for the patients who can pay through the nose at their private clinics but who are too busy to pay proper attention to the hospitals and institutions where they are supposed to work and which as a matter of fact have made them the specialists and experts they are?

The most unfortunate aspect of the situation is that that not only all this loot and plunder, dishonesty and corruption is going on and tolerated but that it is respected and fawned upon. Society respects the rich and the influential alone, irrespective of how those riches are acquired. It exerts no more pressure for truth, honesty and integrity. How many of us shun those who are known, beyond shadow of a doubt, to have got their riches through evil means? Money is respected even if it is drug money.

So, it is not a question of economy alone. The whole fabric of our society is infested with dishonesty and corruption. Moral tone of the whole nation has to be set right. And this cannot be done through administrative or economic changes alone, though they are also essential and long overdue. We will have to restore our values. We will have to get out of the rat race of grabbing and acquiring wealth at any cost. Get-rich-quick culture will have to be condemned and frowned upon.

This can only be done by examples alone, and examples from the top at that. Unfortunately, there are no signs of that on the horizon.

MIRZA SAMAR AHMED
Chak No. 36.37, Okara

DAWN FRIDAY, JUNE 17, 1994

میں یہ خط آپ کے موقر جریدہ میں شائع ہونے والے مسٹر کنور ادریس کے مضمون "سکے کا دوسرا رخ" جو کہ ۲۱ مئی کو شائع ہوا اور پروفیسر محمد شیخ کے اس پر تبصرہ جو کہ ۲۸- مئی کو شائع ہوا کے سلسلے میں لکھ رہا ہوں ان دونوں احباب نے اپنے آپ کو صرف کراچی تک محدود رکھا ہے۔ اس وقت لاقانونیت کے سلسلے میں کراچی اکیلا نہیں ہے۔ مختلف جگہوں میں اس سلسلے میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے تمام پاکستان ایک جنگل بن چکا ہے۔ جہاں طاقت درست ہونے کی دلیل ہے۔ اور جہاں ہر قسم کی اعلیٰ اقدار جلد جلد ختم ہو رہی ہیں۔ اور بعض لوگوں کا تو خیال ہے کہ یہ پہلے ہی ماضی کا قصہ بن چکی ہیں۔

میں پروفیسر شیخ کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں کہ انتظامیہ اور پولیس کے موجودہ ڈھانچہ کو بہتر بنا کر یا تبدیل کر کے اس کی جگہ ایک جدید اور اعلیٰ قسم کا ڈھانچہ لانے سے بھی موجود لاقانونیت کو دبایا نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے اقتصادی مسائل اور نئے چیلنجوں کا مقابلہ ایمان داری اور جرأت سے کرنا ہوگا ہمیں انتہائی غربت اور بے روزگاری کی نحوست جو اس وقت ملک پر چھائی ہوئی ہے۔ کے منصفانہ اور دیانت دارانہ حل تلاش کرنے ہوں گے۔ ان مسائل سے انتظامی کارکردگی ان بیماریوں کی علامات کو دبا تو سکتی ہے لیکن اس بیماری کا علاج نہیں کر سکتی۔

میں حقیقت پسندی اور ایمانداری کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ اگرچہ اقتصادیات ہماری موجودہ مصیبتوں کی سب سے بڑی ذمہ دار ہے لیکن یہ بھی اپنی جگہ سکے کا صرف ایک ہی رخ ہے۔ ہم نے نہ صرف اقتصادی محاذ پر پسپائی اختیار کر لی ہے اور شکست کھا چکے ہیں۔ بلکہ اخلاقی محاذ پر بھی ہم برائی کے سامنے ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ صرف غریب اور بے روزگار ہی اس لاقانونیت کے مرتکب نہیں ہوتے بلکہ کھاتے پیتے اور امیر لوگ بھی جن کی دولت کا حساب کتاب لگانا بھی مشکل ہے وہ اور ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کا ریکارڈ اس سلسلے میں سیاہ تر ہے۔ میں ایک نوجوان ہوں۔ میں اپنے ارد گرد کیا واقعات ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جن کی طرف مجھے رہنمائی کے لئے دیکھنا چاہئے اور ان کی پیروی کرنا چاہئے۔

کیا مجھے اپنے قومی لیڈروں کی پیروی کرنی چاہیئے وہ لیڈر جن کی شناخت کواپریٹو سکینڈل' لوٹ مار' فنانس کمپنیوں کی غارت گری ہے وہ لیڈر جو کبھی ٹیکس ادا نہیں کرتے لیکن ایک کے بعد دوسری فیکٹری قائم کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ لیڈر جو زمینوں پر زبردستی قبضہ کرنے میں مشاق ہیں اور پلاٹ پر پلاٹ حاصل کرنے کے ماہر ہیں۔ وہ لیڈر جو کہ مہران بینک کے سکینڈل کے ہیرو ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہزاروں دیگر بینک سکینڈلز کے بھی۔ وہ لیڈر جو کہ مسٹر ۱۰ پرسنٹ اور مسٹر ۲۰ پرسنٹ کے ناموں سے جانے جاتے ہیں۔

پھر کیا میں ان کلاشنکوف لہرانے والے اور گالیوں کی آتش فشانی کرنے والے مولاناؤں کی پیروی کروں جن کی زبانیں چھریوں سے بھی زیادہ تیز ہیں اور جو کھلم کھلا اور وحشیانہ طور پر دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے اپنے ہی ملک کے شہریوں کے قتل کرنے اور مارنے کے لئے لوگوں کو انگیخت کرتے ہیں۔ اور جن کے وعظ بدلتی ہوئی ہواؤں کے ساتھ ہی بدل جاتے ہیں۔ اور کیا میں اپنے ملک کے چھوٹے بڑے سرکاری حکام کی پیروی کروں جن کے پاس وہ جادو کی چھڑی ہے جس کے ذریعے وہ اپنی چند ہزار روپیہ کی ماہوار تنخواہ کو بے شمار پلاٹوں' شاہانہ رہائش گاہوں' صنعتی اور مالیاتی کمپنیوں کے حصص' اور جدید ترین ماڈلوں کی انتہائی مہنگی کاروں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اور کیا میں میڈیکل پروفیسروں کی پیروی کروں جن کے پاس ان مریضوں کو دیکھنے کے لئے تو وافر وقت ہوتا ہے جو ان کے پرائیویٹ کلینکس پر ان کی منہ مانگی فیس ادا کرنے پر تیار ہوں۔ لیکن ان کے پاس ان ہسپتالوں اور اداروں کے مریضوں کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا جن میں کام کرنا اور توجہ دینا ان کی سرکاری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ اور جن اداروں نے در حقیقت ان کو وہ سپیشلسٹ اور ماہر بننے کا موقعہ دیا ہے جو وہ اس وقت ہیں۔

اس صورت حال کا سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ نہیں ہے کہ یہ سب لوٹ مار چھینا جھپٹی' بے ایمانی' اور رشوت زور شور سے جاری ہے بلکہ اصل افسوس اس بات پر ہے کہ ایسے لوگوں کی عزت افزائی کی جاتی ہے اور ان کی چاپلوسی اور خوشامد کی جاتی ہے۔

ہمارا معاشرہ صرف امیر اور با اثر لوگوں کی عزت کرتا ہے خواہ یہ دولت کسی طریقہ سے بھی حاصل کی گئی ہو۔ یہ معاشرہ سچائی' ایمانداری اور راست روی کو رواج دینے کے لئے کوئی کوشش کرنے یا دباؤ ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو ایسے لوگوں سے ملنے سے گریز کریں جن کے متعلق واضح طور پر معلوم ہو کہ انہوں نے یہ تمام دولت ناجائز طریقوں سے کمائی ہوئی ہے۔ ہم لوگ دولت کی عزت کرتے ہیں چاہے وہ منشیات کے ذریعے سے ہی حاصل کی گئی ہو۔

پس یہ صرف اقتصادیات کا سوال نہیں ہے ہمارے معاشرے کا سب تانا بانا ہی بد دیانتی اور رشوت سے بنا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری قوم کی اخلاقی حالت کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ کام محض انتظامی یا اقتصادی تبدیلیوں سے نہیں کیا جا سکتا اگرچہ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایسی بعض تبدیلیاں بھی بہت جلد ہو جانی چاہئیں۔

ہمیں اپنی اقدار کو دوبارہ بحال کرنا ہوگا۔ ہمیں کسی قیمت پر بھی دولت کی چھینا جھپٹی اور اسے جمع کرنے کی چوہا دوڑ سے آگے نکل جانا ہوگا۔ راتوں رات امیر بننے کے کلچر کی مذمت کرنی ہوگی اور اس کے متعلق اپنے غم و غصے کا اظہار کرنا ہوگا۔

یہ کام صرف اچھے کرداروں کی مثالیں پیدا کرنے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور خاص طور پر وہ لوگ ایسی مثالیں پیش کریں جو معاشرے کے بالائی حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے کوئی آثار ابھی تک افق پر نظر نہیں آرہے ہیں۔

(ڈان جمعہ ۱۷- جون ۱۹۹۴ء)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شمالی کوریا کا ایٹمی مسئلہ

امریکہ نے کہا ہے کہ اگر شمالی کوریا اپنے ایٹمی پروگرام کو منجمد کردے اور امریکہ کی شرائط پر اس سے بات چیت کرے تو امریکہ اپنی ان کوششوں کو معطل کردے گا جو وہ شمالی کوریا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی حمایت حاصل کرنے کے سلسلے میں کر رہا ہے۔ واشنگٹن نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن سابق صدر امریکہ مسٹر جمی کارٹر کے دورہ شمالی کوریا کی روشنی میں اس بات کا اعلان کریں گے کہ شمالی کوریا اپنے ایٹمی پروگرام کو معطل کرنے پر تیار ہے یا نہیں؟ باور کیا جاتا ہے کہ سابق صدر مسٹر جمی کارٹر کے دورہ کے بعد شمالی کوریا دو طرفہ اعلیٰ سطحی بات چیت کے تعلقات کے بدلے میں اپنا ایٹمی پروگرام معطل کرنے پر تیار ہے۔ تاہم امریکہ نے کہا ہے کہ اس کی تین شرائط ان تعلقات سے پہلے طے ہونی چاہئیں۔ ایک یہ کہ شمالی کوریا اپنا تیار کردہ پلوٹونیم اپنے متنازعہ ری ایکٹر سے منتقل نہیں کرے گا۔ پلوٹونیم افزودہ کرنے کے آلات دوبارہ نصب نہیں کرے گا۔ اور ایٹمی اسلحہ کی تحدید کے معاہدے این پی ٹی کے اہلکاروں کو اپنے ملک میں کام کرنے کی اجازت دے گا۔

مقبوضہ کشمیر بھارتی فوج

مقبوضہ کشمیر میں بھارت نے اپنی فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے۔ تازہ اضافے کے بعد وادی کشمیر میں بھارتی فوج کی تعداد اب ۶ لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ جو حالیہ فوج بھیجی گئی ہے وہ پہاڑوں پر کام کرنے کا تجربہ رکھتی ہے اور اس کو اس مقصد کیلئے خاصی تربیت دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اس تازہ فوج کو کشتواڑ اور ڈوڈہ کی جگہوں پر تعینات کیا گیا ہے جو بلند پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ حالیہ بھارتی فوج کے حالیہ اضافہ سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی ایشیا کی سپر طاقت ہونے کے زعم سے سرشار بھارتی حکومت کشمیر میں کس مشکل صورت حال سے دوچار ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی کل آبادی ۸۰ لاکھ ہے اور اگر کشمیری پولیس اور پیرا ملٹری فورسز کو نہ بھی گنا جائے تب بھی نسبت یہ بنتی ہے کہ ہر ۱۳ نہتے کشمیریوں کو جدید اسلحہ سے لیس ایک فوجی متعین ہے۔ بھارت کے وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر راجیش پائلٹ نے گزشتہ دنوں پارلیمینٹ کو یہ بھی بتایا تھا کہ بھارتی فوج کشمیر میں گن شپ ہیلی کاپٹر بھی استعمال کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اور تازہ خبر یہ بھی ہے کہ بھارتی حکومت اپنی فضائیہ کو بھی کشمیر میں استعمال کرنے پر غور کر رہی ہے۔ مبینہ طور پر بھارتی فضائیہ نے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر میں مجاہدین بھارتی جنگی طیاروں کو مار گرانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بھارت کی ساری کی ساری جنگی قوت کس طاقت سے اس جگہ استعمال ہو رہی ہے وہ بھارت کی فوج، حکومت اور عوام کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

یونی سیف

اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ یونی سیف Unicef نے ایک رپورٹ میں اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں بچوں کی صحت کا مسئلہ اب کافی حد تک بہتر ہو گیا ہے۔ بچوں کی شرح اموات میں بہت حد تک کمی آگئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونی سیف کی مدد سے متعلقہ حکومتوں نے بچوں کی بیماریوں اور شرح اموات پر بہت حد تک قابو پالیا ہے۔ بیماریوں کے ٹیکے لگانے کا کام بھرپور کوشش سے جاری رکھا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ افریقہ اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں بچوں کی صحت کے مسئلے میں آنے والے سالوں میں صورت حال اور بہتر ہو جائے گی۔

روانڈا | فرانسیسی چرچ

فرانسیسی فوجیوں کا ہراول دستہ افریقی خانہ جنگی کے مارے ملک روانڈا جانے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ فرانس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ اس کی فوجوں کو روانڈا جانے کی منظوری دی جائے۔ روانڈا کے باغی پیٹریاٹک فرنٹ نے جسے خانہ جنگی میں برتری حاصل ہو رہی ہے اس تجویز کی مخالفت کی ہے اور فرانسیسی فوجیوں کی اپنے ملک میں آمد کو اپنے ملک میں مداخلت قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل مسٹر بطرس غالی اور برطانیہ نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ اس وقت اقوام متحدہ کی امن فوج کے تحت افریقی ممالک کے فوجی وہاں موجود ہیں۔ پیٹریاٹک فرنٹ کا کہنا ہے کہ اسے افریقی فوجی قبول ہیں لیکن وہ فرانسیسی فوجیوں کا مخالف ہے۔ روانڈا میں بدترین خونریزی ہو رہی ہے۔ مرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے اور لاکھوں افراد خانہ جنگی سے ڈر کر ہمسایہ ممالک تنزانیہ وغیرہ میں پناہ حاصل کر چکے ہیں۔ خیال ہے کہ فرانسیسی فوجیوں کے جانے کی صورت میں افریقی ممالک کی امن فوج واپس چلی جائے گی۔

اقوام متحدہ کے تحت روانڈا کے پناہ گزینوں کے لئے امداد بھجوائی جا رہی ہے۔ حال ہی میں ایک امداد تنزانیہ بھجوائی گئی ہے جہاں سے وہ آگے ٹرکوں کے ذریعے روانڈا کے مہاجرین کے کیمپوں میں بھجوائی جائے گی۔

شام اسرائیل بات چیت

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان امن بات چیت جلد دوبارہ شروع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ اس بات چیت میں تاخیر سے مشرق وسطیٰ میں امن کا عمل متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دوبارہ مشرق وسطیٰ جائیں گے۔ شام اسرائیل امن بات چیت کا دوبارہ شروع ہونا ایک بڑا پیچیدہ اور مشکل کام ہے۔

ادھر اردن اور اسرائیل کی بات چیت کامیابی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ وہ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن سے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ ملاقات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے بھی شاہ حسین سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کی پیش رفت کو شام اسرائیل معاہدے سے منسلک نہ کیا جائے

امریکی لاٹری/بنگلہ دیش

امریکہ نے لاٹری کے ذریعہ بعض ملکوں کے افراد کو امیگریشن دینے کی جس سکیم کا اعلان کیا ہے اس پر بنگلہ دیش میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش میں شدید غربت اس کی وجہ بیان کی جارہی ہے۔ بنگلہ دیش میں ڈھاکہ کے صرف ایک ڈاکخانہ سے ۵ لاکھ خطوط اس لاٹری میں حصہ لینے کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ یہ خطوط ۳۰ جون تک امریکہ پہنچ جانے چاہئیں۔ اس سے لیٹ پہنچنے والے لاٹری میں شامل نہ ہونگے۔ خیال ظاہر کیا گیا ہے بہت سے خطوط تاخیر سے ڈالے جانے کی وجہ سے ضائع ہو جائیں گے۔ پاکستان میں بھی اس لاٹری میں حصہ لینے کے لئے بہت بڑی تعداد میں افراد جا رہے ہیں۔ لیکن بنگلہ دیش میں یہ شرح بہت اونچی ہے۔

ایک پاکستان گیر تنظیم

ایک انگریزی روزنامے میں شائع شدہ خبر کے مطابق کراچی میں ایک پاکستان گیر تنظیم کی تشکیل کی گئی ہے جو اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جمعہ کے روز ایک کانفرنس کے دوران پروگرام کی تفصیل بھی بتائی گئی اور تقریر کرنے والوں نے کہا کہ بلاسفیمی Blasphemy قانون منسوخ ہونا چاہئے اور جداگانہ انتخابات ختم کئے جانے چاہئیں۔ اور اسی طرح بنیاد پرستی کے خلاف آواز اٹھائی جانی چاہئے۔ ایکشن کمیٹی جو اس پروگرام کی ذمہ دار قرار دی گئی ہے۔ اس کے ذمے اس کانفرنس کا انعقاد بھی تھا۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر منظور مسیح کے وکیل نعیم شاکر ایم۔ پی اے۔ میکائیل جاوید اور فادر بونی مینڈیز کے علاوہ بھی کئی اصحاب نے تقاریر کیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے نمائندے لاہور، فیصل آباد، کوئٹہ، حیدر آباد، لاڑکانہ اور کراچی کے کئی حصوں سے حاضر ہوئے تھے۔ ایکشن کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ زیادہ تر مسیحی لوگ اس قانون سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ اگرچہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ پیشوایان مذاہب کی تہہ دل سے عزت کرے لیکن موجودہ قوانین کے نافذ ہونے کے بعد تجربے نے بتایا ہے کہ ذاتی دشمنیوں کی وجہ سے بھی اسی قانون کے ماتحت ملوث کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس شخص پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے اس قانون کی خلاف ورزی کی ہے وہ اس بات سے صریحاً انکار کرتا ہے کہ اس نے کبھی کوئی ایسے لفظ کہے ہیں۔ بلکہ بعض حالات میں وہ اس

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۴

معمور، فعال اور بامراد لمبی عمر عطا فرمائے۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔

○ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۴ء کو فرمایا:۔

آپ کی نظم جو روزنامہ الفضل کے شمارہ ۱۵۔ فروری میں شائع ہوئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی ہے۔ حقیقتوں کو بہت اچھے الفاظ میں ڈھالا ہے۔ دل پر اثر کرنے والا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بات کرنے کا بہت عمدہ سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ خواہ نظم میں بات کریں یا نثر میں۔ اس کا اپنا ایک منفرد اسلوب ہے۔ اللھم زد و بارک۔ اسیری تو کوئی چیز نہیں اصل تو اس کی روح ہے جس کے پس پردہ ایک عظیم الشان جزا ہے جس کو آپ کی نسلیں بھی فخر سے بیان کریں گی۔ اور لوگ بھی رشک کریں گے اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ استقامت اور صبر عطا فرمائے اور باعزت طور پر بری فرمائے۔ اور جلد گھر لائے۔ سب ساتھیوں کو محبت بھرا اسلام۔

اطلاعات و اعلانات

انگلش سیکھئے

○ انگریزی سیکھنے کا سہل اور آزمودہ آڈیو/وڈیو بی بی سی انگلش لینگوایج کورس "فالومی "FOLLOW ME روزانہ شام ۳۵-۷ بجے پی ٹی وی پر نشر ہوا کرے گا۔ آپ گھر بیٹھے اس پروگرام سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

کورس کی کتاب اور کیسٹ بک سٹال سے یا "تنفا انٹرپرائزز

"Tanfah Enterprises" کراچی سے خرید سکتے ہیں۔ ان کا مکمل پتہ درج ذیل ہے۔

تنفا انٹرپرائزز

۵۵۱ یونی ٹاور آئی آئی چندریگر روڈ

کراچی ۷۴۲۰۰

فون نمبر 2415577 - 2415798

فیکس نمبر 5870532 (021)

(روزنامہ جنگ ۱۸ جون ۹۴ص ۲)

مرسلہ۔ ناظم امور طلبہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۵۶ ساکن ۲۱/۴ دارالعلوم غربی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

○ مکرمہ زینب نور صاحبہ بنت منشی فضل الٰہی صاحب / زوجہ صوفی نبی بخش صاحب قوم راجپوت بمقام قادیان ضلع گورداسپور سے ۱۹۴۳ء میں وصیت کی تھی۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر میں اطلاع دیں اگر موصیہ کے کسی عزیز و اقارب یا کسی کو علم ہو تو بھی دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

○ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۰۲۹۱ زوجہ مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب ساکن سدوکی ضلع گجرات سے ۱۹۴۷ء میں وصیت کی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے موصیہ اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان

○ گندم اور چاولوں وغیرہ کو محفوظ کرنے کے لئے گولیاں وکالت زراعت تحریک جدید سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (وکیل زراعت)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے:-

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کر دی جاتی ہے اور پھر بحصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ نوزائیدہ بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بازیافتہ کاپی

○ موٹر سائیکل کی ایک عدد کاپی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو۔ وہ دفتر عمومی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(صدر عمومی)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۶

بات سے بھی انکار کرتا ہے کہ جس شخص نے رپورٹ درج کرائی ہے اس کے ساتھ ایک عرصہ سے اس کی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ ان باتوں کے پیش نظر اسے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ اس قانون کو منسوخ کیا جائے۔ اسی طرح ان لوگوں کو جو بنیاد پرستی کو ہوا دے کر تعلقات خراب کرتے ہیں بھی سخت ہاتھ کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان عالمی ترقیاتی رپورٹ

ورلڈ بنک نے جو عالمی ترقیاتی رپورٹ ۱۹۹۳ء شائع کی ہے اس کے مطابق پاکستان کا بجلی کے ضیاع کے مطابق دنیا بھر میں بارھواں نمبر ہے۔ جہاں تک ٹیلیفون سسٹم کے خراب ہونے کا تعلق ہے پاکستان پانچویں نمبر پر آتا ہے۔ اس طرح جہاں تک صاف پانی عوام الناس کو مہیا نہ ہونے کا تعلق ہے پاکستان کا نمبر دنیا کے ایسے ممالک میں جہاں صاف پانی مہیا نہیں ہوتا تیرھواں نمبر ہے اور ایسے ممالک جہاں سڑکیں زیادہ اچھی نہیں ہیں پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔ یہ اعداد و شمار عالمی بنک کے ترقیاتی رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں۔ ایسے اعداد و شمار اکثر پیش کئے جاتے ہیں اور اس طرح تمام ممالک کو پتہ چلتا رہتا ہے کہ دیگر ممالک کے مقابلہ میں ان کی کیا حیثیت ہے۔ لیکن سوائے اس کے کہ کسی خاص جگہ کوئی خاص مہم چلا کر بہتر تبدیلی لانے کا پروگرام بنایا جائے کوئی تبدیلی کم ہی نظر آتی ہے یعنی ہر سال ملک یہ تو سنتے رہتے ہیں کہ اعداد و شمار میں کہاں فائز ہیں لیکن اس بات کی طرف بہت کم توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو بہتر بنایا جائے اور اپنے عوام الناس کو پہلے سے زیادہ سہولیات دی جائیں۔ اگرچہ یہ کہنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ مختلف ممالک جو کچھ کر سکتے ہوں وہ اپنے وسائل ہی کے مطابق کیا جا سکتا ہے محض خواہش کسی کام کے پورا کرنے میں کام نہیں آتی جب تک اس خواہش کے ساتھ وسائل بھی میسر نہ ہوں یا وسائل کو بڑھانے کے طریقے موجود نہ ہوں۔ غالباً بہت کم ممالک ایسے ہوں گے جو وسائل کے باوجود اپنے عوام الناس کے لئے کوئی سہولیات میسر نہ کرنا چاہیں۔ ہر حکومت کا فرض ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنے ملک کے تمام باشندوں کو ہر قسم کی سہولیات پہنچانے کی کوشش کریں۔

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا

عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابل فکر!

(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر

مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے

(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-211283, 04524-771

فیکس: 04524-212299

شمالی جنوبی یمن میں خانہ جنگی

سرکاری ایجنسی صبا نے بتایا ہے کہ جنوبی یمن کے جنگی جہازوں نے شمالی یمن کے ایک شہر میں پاور سٹیشن پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں ۱۷ افراد مارے گئے اور ۲۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ صبا نیوز ایجنسی نے مزید بتایا کہ بحر احمر کے اس شہر میں جو پاور سٹیشن ہے اسے خاصا نقصان پہنچا ہے اور یہ بات شمالی یمن کے ایک لیڈر نے صنعا میں بتائی ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ نقصان کی تفصیلات کیا ہیں۔ البتہ اس نے یہ کہا کہ جنوبی یمن نے یہ مجرمانہ کارروائی کی ہے تا کہ اقتصادیات کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور شمالی یمن کے شہری خاصے زچ ہوں۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔ شمالی یمن نے جنوبی یمن کو جارح قرار دیا ہوا ہے اور اس نے اس بات کا اعلان کیا ہوا ہے کہ جب بھی جنوبی یمن پوری طرح مفتوح ہو جائے گا تو وہاں کے باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شمالی یمن بھی انتہائی کوشش کر رہا ہے کہ عدن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہاں کی تنصیبات ہماری زد میں ہیں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی نقصان پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ سارے ملک کی جائیداد ہیں اور عوام الناس کی جائیداد کو نقصان پہنچانا ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا۔ اگرچہ شمالی یمن کی فوجیں عدن پر جو حملے کرتی ہیں اس میں کئی لوگ مارے جاتے ہیں لیکن ان کا کہنا یہ ہے کہ ہم تنصیبات کو کسی صورت میں بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔

قاہرہ میں اقوام متحدہ کے امن نمائندہ مسٹر براہیمی کی موجودگی میں شمال اور جنوب کے نمائندے ملے۔ مقصد یہ تھا کہ جنگ کو روکا جائے اور گفت و شنید کے ذریعہ معاملات کو طے کیا جائے۔ اس جنگ کو شروع ہوئے سات ہفتے ہو گئے ہیں اور دونوں میں سے کوئی فریق بھی اپنی پوزیشن سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

خبریں

ربوہ : 26- جون-1994ء رات آندھی آنے کے بعد ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ تاجروں اور صنعتکاروں نے ملک بھر میں کارخانے اور دکانیں بند رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہڑتال کی یہ اپیل وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت نے کی ہے۔ بجٹ میں ٹیکس تجاویز واپس نہ لی گئیں تو غیر معین مدت کے لئے ہڑتال کرنے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ گڈز ٹرانسپورٹ کی طرف سے بھی ہڑتال کی حمایت کی گئی ہے۔ کوئی ٹرک سڑک پر نظر نہیں آئے گا۔ ملک گیر ہڑتال میں ۲۹ ایوان ہائے صنعت و تجارت اور تاجروں کی ۱۳۰ تنظیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ فلور ملیں آٹے کی پسائی اور فروخت بند کر دیں گی۔ ہڑتال کے پیش نظر عوام نے دکانوں اور مارکیٹوں سے اضافی خریداری کی۔

○ اسلام آباد کے تاجروں نے کہا ہے کہ وہ ہڑتال میں شامل نہ ہونگے۔ سیالکوٹ کے تاجروں میں بھی اختلافات ہیں۔ سرحد چیمبر آف کامرس کے اجلاس میں ایک گروپ نے ہڑتال کی مخالفت کر دی۔

○ ہڑتالی تاجروں نے مارکیٹوں پر سیاہ پرچم لہرانے اور بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھنے کی اپیل کر دی۔ وفاقی ایوان صنعت و تجارت کے صدر مسٹر ایس ایم منیر نے کہا ہے کہ کراچی سے خیبر تک مکمل ہڑتال ہوگی حصہ نہ لینے والوں کا منہ کالا کر دیں گے۔

○ محکمہ انکم ٹیکس نے نادہندگان کے خلاف گرفتاریاں اور قرقیاں شروع کر دی ہیں۔ ایک کارپٹ فیکٹری کے مالک کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ریکروٹنگ ایجنسی کا دفتر سربمہر کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ہڑتال کی آڑ میں قانون ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نبٹا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بجٹ کا مقصد اقتصادی غلامی ہے۔ پوری قوم تاجروں کے ساتھ ہے۔ غریب و متوسط عوام اور اقتصادی قوتوں کے قتل عام کا کھلا لائسنس دے دیا گیا ہے اس لئے بجٹ مسترد کیا جانا چاہئے۔ حکومت منتخب نمائندوں کی معقول تجاویز رعونت سے مسترد کر دے تو پھر اسے احتجاج کی زبان میں سمجھانا لازمی ہو جاتا ہے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم تاجر برادری کے دباؤ اور ہڑتال کی دھمکیوں میں نہیں آئیں گے۔ قوم کے ساتھ اس سے بڑا اور کوئی مذاق نہیں کہ قومی اسمبلی میں موجود افراد اور باہر کے بڑے بڑے لوگ اپنی آمدنی محض گیارہ سو روپے ظاہر کریں۔ اور ٹیکسوں کا بوجھ غریب عوام کو برداشت کرنا پڑے۔ جمہوری ملک میں کوئی بھی صدر یا وزیر اعظم دھمکی کی زبان میں بات کرنے والی تاجر برادری سے مذاکرات نہیں کرتا۔ حکومت نے صرف محلات میں رہنے والوں پر ٹیکس عائد کیا ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ تاجروں کی اکثرت ہڑتال میں حصہ نہیں لے گی۔ مفاد پرست تاجر صرف اس لئے چیخ رہے ہیں کہ پہلے ٹیکس چوری کے مزے لوٹتے تھے اب ان کی چوری کی آمدنی میں کمی آ رہی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم والے دہشت گردی سے دور رہے اور کشمیریوں پر بھارتی جارحیت کی مذمت کی تو ان سے مذاکرات ہو سکتے ہیں۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ ہڑتال رکوانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہڑتالیوں کو عام تاجروں کی حمایت حاصل نہیں ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں ۲۴۔ جون کو ہونے والی ناخوشگوار دھینگا مشتی کے بعد گذشتہ روز جب اجلاس شروع ہوا تو دونوں اطراف کے رہنماؤں نے ۲۴۔ جون کے واقعہ کی مذمت کی۔ دونوں اطراف کے رہنماؤں نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہونے دینے کی یقین دہانی کرائی۔ دونوں اطراف سے کہا گیا کہ اسمبلی میں دھینگا مشتی شرمناک ہے ہم معذرت کرتے ہیں۔ ۳۲ سال میں اسمبلی میں اس قسم کا افسوسناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ حکومتی رکن اور سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا کہ پوری قوم ہم پر ہنس رہی ہے عوام نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔

○ پنجاب کابینہ میں توسیع کا فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ مزید ۶ وزیر لئے جائیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی میں جماعت اسلامی کے رکن چوہدری اصغر علی گجر نے پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین کو چور اور لٹیرے قرار دے دیا ہے انہوں نے کہا کہ عوام ایم پی اے کی گاڑی دیکھ کر "چور اور لٹیرا" کہتے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کہا ہے کہ میں نے اصولوں کی بنیاد پر ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے بغاوت کر دی تھی اب بھی میری حکومت سے نہیں بن رہی۔

○ پنجاب اسمبلی کی لابی میں وزراء اور اراکین، پنجاب اسمبلی توڑے جانے کی افواہوں پر تبصرے کرتے رہے۔ افواہوں کے مطابق گورنر پنجاب بلدیاتی انتخابات میں پیپلز پارٹی کو کامیاب کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی توڑنا چاہتے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بینظیر اور نواز شریف کا قبلہ ایک ہے۔ دونوں کا سردار امریکہ بہادر ہے۔ دونوں کی داخلی اور خارجی پالیسیاں ایک ہیں لوٹ کھسوٹ اور بددیانتی میں دونوں ایک دوسرے کے ہم پلہ ہیں۔

○ کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ جھڑپوں میں ایک میجر سمیت ۱۲۔ فوجی ہلاک ہو گئے۔ دو مجاہد بھی شہید ہوئے۔ درگاہ حضرت بل کے علاقے میں بھارتی فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے دستی بموں سے حملہ کر دیا۔

○ جاپان کے وزیر اعظم نے صرف دو ماہ بعد اقتدار چھوڑ دیا۔ مسٹر توسوموہاتا نے استعفیٰ اور کابینہ توڑنے کا فیصلہ تحریک عدم اعتماد پر رائے شماری سے پہلے کر دیا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی کو مرکز کے حوالے کر دیا جائے ورنہ امن نہیں ہو گا۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنانہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون : 420958

دانتوں کا معائنہ مفت
احمدیہ ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
ڈائی جیسٹین DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام ہے

خداوندِ کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے تشریف لائیں۔
اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال ریلوے روڈ چوک قلعہ کاروالا ضلع سیالکوٹ
نزد بیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 506
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سٹی آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

پتہ